أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِی صِلَةِ الرَّحِمِ

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

62

اربعین صلہ رحمی



تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

62

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في صلة الرحم

اربعین صلہ رحمی

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعین صلہ رحمی**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی** حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰہِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴﴾ [النجم : 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَكَیْفَ لَا یَكُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرْقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهٖ نَبِيَّهُ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهٖ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّىَ إِلَيْهِ"[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ.)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهٗ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (الاعراف: 156)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا﴾ (المؤمن: 7)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے۔''

حدیث 1

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا، وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔ ان

[1] صحیح بخاری، رقم: 6000.

میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے۔ اس ایک حصے کے باعث مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو پاؤں نہیں لگنے دیتی بلکہ وہ اپنے کھر اوپر اٹھا لیتی ہے مبادا اسے تکلیف پہنچے۔''

برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک

حدیث 2

((وَعَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِیْ قِرَابَةً، اَصِلُهُم وَيَقْطَعُوْنَ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ، وأَحْلُمُ وَيَجْهَلُوْنَ، قَالَ: إِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، (صورتحال یہ ہے کہ) میں اُن سے صلہ رحمی کرتا ہوں، لیکن وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہوں جبکہ وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں (ان کے بارے میں) حکمت و دانائی سے کام لیتا ہوں جبکہ وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بات ایسے ہی ہے جیسا کہ تو کہہ رہا ہے تو تو اُن کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ جب تک تیری یہ کیفیت رہے گی، اللہ کی طرف سے ہمیشہ تیرے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔''

---

[1] مسند احمد :300/2، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم :2373.

اللہ تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والوں سے اپنا تعلق قائم کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝﴾ (محمد : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر یقیناً تم قریب ہو اگر تم حاکم بن جاؤ کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو بالکل ہی قطع کر دو۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ جب ان کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلقات قائم کروں گا جو تیرے ساتھ تعلق قائم کرے گا اور میں اس سے اپنے تعلقات ختم کر لوں گا جو تیرے ساتھ تعلق ختم کرے گا؟ رحم نے کہا: کیوں نہیں، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اعزاز) میں نے تجھے

[1] صحيح بخاری، رقم: 5987.

دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے بعد) ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ قریب ہے کہ اگر تمہیں اختیار ملے تو تم زمین میں فساد کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: أَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ بِسَبْعٍ: (1) أَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاكِیْنَ، وَالدُّنُوِّمِنْهُمْ (2) وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَنْظُرَ، إِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا أَنْظُرَ إِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ (3) وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ (4) وَأَمَرَنِیْ أَنْ لَاأَسْأَلَ أَحَداً شَیْئًا (5) وَأَمَرَنِیْ أَنْ أَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا (6) وَأَمَرَنِیْ أَنْ لَاأَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ (7) وَأَمَرَنِیْ أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ.))[1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات امور کا حکم دیا: [1] مسکینوں سے محبت کرنے اور اُن کے قریب رہنے کا حکم دیا [2] اپنے سے کم تر شخص کو دیکھنے اور اپنے سے برتر شخص کی طرف توجہ نہ کرنے کا حکم دیا [3] مجھے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا اگرچہ وہ رخ پھیرنے لگے [4] مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی سوال نہ کروں [5] مجھے حکم دیا کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہو [6] مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور [7] مجھے حکم دیا میں کثرت سے ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' پڑھوں۔ کیوں کہ یہ کلمات عرش سے نیچے والے خزانوں میں سے

[1] مسند أحمد: 159/5، سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم: 2369.

ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ إسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِی ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: فَمَتَّ لَهُ بِرَحِمٍ بَعِيْدَةٍ ، فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ: اِعْرِفُوْا أَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا أَرْحَامَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا قُرْبَ بِالرَّحِمِ إذَا قُطِعَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً ، وَلَا بُعْدَ بِهَا إِذَا وُصِلَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً .))[1]

''اور اسحاق بن سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: مجھ کو میرے باپ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، اُن کے پاس ایک آدمی آیا، انھوں نے اُس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اُس نے دور کی رشتے داری کا تعلق بیان کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس سے نرمی سے بات کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے نسب کی معرفت حاصل کرو، تا کہ صلہ رحمی کر سکو۔ کیونکہ رشتوں کے قریبی ہونے کا (کوئی مقصد نہیں) جب سرے سے قطع رحمی کر دی جائے اگر چہ وہ رشتے بہت ہی قریبی ہوں۔ اور رشتوں کے بعید ہونے (کا کوئی معنی نہیں) جب صلہ رحمی کی جائے، اگر چہ وہ بہت دور کی قرابتیں ہوں۔''

حدیث 6

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَفَعَهُ: اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصِلُوْا

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم :2368 .

أَرْحَامَكُمْ))❶

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو۔''

الفت کرنے کا بیان

حدیث 7

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ مألَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ .))❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو کسی سے الفت نہیں کرتا اور نہ اس س کوئی الفت کرتا ہے۔''

بدنصیب انسان وہ ہے جو رحمت سے محروم ہو

حدیث 8

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ يَقُوْلُ : لَا تُنْزَعَ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ))❸

---

❶ تاريخ ابن عساكر :2/74/16، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم :2366.

❷ مسند احمد : 400/2، رقم :9187، مستدرك حاكم 1/ 23، مشكوٰة المصابيح، رقم :4995۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ مسند احمد : 442/2، رقم : 9700، سنن ترمذی، رقم : 1923، مشكوٰة المصابيح، رقم :4968۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بدنصیب شخص ہی سے رحمت سلب کی جاتی ہے۔''

مخلوق خدا پر شفقت و رحمت کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾

(الانعام : 54)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے: تم پر سلام ہو، تمھارے رب نے مہربانی کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ.))[1]

''اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

صلہ رحمی مال میں اضافہ کا سبب

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ

[1] صحیح بخاری، رقم: 7376، صحیح مسلم: 3219/44، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: 4947.

فِی الْاَھْلِ، مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ، مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کو اس قدر ضرور سیکھو جس کے مطابق تم صلہ رحمی کرتے ہو، کیونکہ صلہ رحمی اہل رحم میں محبت، مال میں اضافے اور درازئ عمر کا باعث ہے۔''

قطع رحمی کرنے والوں کو دنیا میں سزا ملنے کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷﴾

(البقرۃ : 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو، اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو قطع کرتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

حدیث 11

((وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا، مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہُ فِی الْآخِرَۃِ، مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ .)) ❷

''اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم و سرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ ان کے مرتکب کو اللہ دنیا میں سزا دینے کے

❶ سنن ترمذی: 1979، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: 4934۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، رقم: 2511، سنن ابو داؤد، رقم: 4902، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: 4932۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ساتھ ساتھ اسے آخرت میں بھی ذخیرہ کر لیتا ہے۔‘‘

قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا

حدیث 12

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.)) ❶

’’اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔‘‘

صلہ رحمی عرش کے ساتھ معلق ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ (طٰہٰ: 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’وہ رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے۔‘‘

حدیث 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ.)) ❷

’’اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم عرش کے ساتھ معلق ہے، وہ عرض کرتا ہے، جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے اور جس نے مجھے توڑا اللہ اسے توڑے۔‘‘

❶ صحيح بخاری، رقم: 5984، صحيح مسلم: 2555/19، المشكاة، رقم: 4922.
❷ صحيح بخاری، رقم: 5989، مشكوٰة المصابيح، رقم: 4921.

والدین کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بیان

حدیث 14

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِیْهِ بَعْدَ اَنْ یُوَلِّیَ .))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کا اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔''

رشتہ داری کو صلہ رحمی کے ذریعے برقرار رکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۸۳ ﴾

(البقرة : 83)

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ پھیرنے والے تھے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

[1] صحیح مسلم : 2552/13، مشكوة المصابیح ، رقم :4917.

یَقُوْلُ: اِنَّ آلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ، اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَلٰکِنْ لَھُمْ رَحِمٌ اَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا .))[1]

''اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آل ابو فلاں میرے دوست وحمایتی نہیں، میرا حمایتی تو اللہ اور صالح مومن ہیں، لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں صلہ رحمی کے ذریعے برقرار رکھوں گا۔''

آپس میں اتفاق سے کام کرنے کا بیان

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِی مُوْسٰی قَالَ بَعَثَہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ قَالَ لَھُمَا: یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. وَقَالَ أَبُو مُوْسَی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، إِنَّ بِأَرْضٍ یُصْنَعُ فِیْھَا، وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِیْرِ یُقَالُ لَہُ: الْمِزْرُ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ.))[2]

''اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تو ان سے فرمایا: لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، انہیں تنگی میں نہ ڈالنا، انہیں خوشخبری سنانا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 5990، صحیح مسلم: 215/366، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: 4914.

[2] صحیح بخاری، رقم: 6124.

اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے جسے ''تبع'' کہا جاتا ہے اور جو سے بھی شراب کشید کی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔''

آپس میں محبت اور شفقت سے پیش آنا

حدیث 17

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى .)) [1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اہل ایمان کو ایک دوسرے پر رحم کرنے، آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے سے شفقت کے ساتھ پیش آنے میں ایک جسم کی مانند دیکھو گے جس کے ایک عضو کا اگر تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے، اس کی نیند اڑ جاتی ہے اور سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے اپنے بچوں کے لیے رحم کی دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ ﴾

(ابراهيم: 40، 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم

[1] صحيح بخاری، رقم: 6011.

کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔''

حدیث 18

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْآخَرِ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا.)) [1]

''اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑتے اور اپنی ران پر بٹھاتے، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے: اے اللہ! تو ان دونوں پر رحم فرما، میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔''

لوگوں پر رحم نہ کرنے کی سزا

حدیث 19

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ

[1] صحيح بخاری، رقم: 6003.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ .))❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا جبکہ آپ کے پاس حضرت اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

حالت شرک میں صلہ رحمی کرنا اسلام لانے کا باعث

حدیث 20

((وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ .))❷

''اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ان امور کے متعلق آگاہ کریں جو میں دور جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ وغیرہ کرنے کی صورت میں کرتا تھا، کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ حضرت حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان تمام اعمال خیر سمیت مسلمان ہوئے ہو، جو قبل ازیں کر چکے ہو۔''

---

❶ صحيح بخاري، رقم: 5997.

❷ صحيح بخاري، رقم: 5992.

صلہ رحمی کی تعریف

حدیث 21

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ ختم کر دیا جائے، وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔"

صلہ رحمی رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.)) [2]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم، رحمٰن سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کوئی تجھے ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو کوئی تجھے قطع کرے گا میں

[1] صحیح بخاری، رقم: 5991.
[2] صحیح بخاری، رقم: 5988.

اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا۔''

صلہ رحمی کی وجہ سے عمر بڑھتی ہے

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جسے پسند ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو وہ صلہ رحمی کرے۔''

صلہ رحمی کا حکم

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ، مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَرَبٌ مَا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذَرْهَا، قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 5985.

[2] صحيح بخاری، رقم: 5983.

کی، اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوگیا ہے، اسے کیا ہوگیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ضرورت مند ہے اور اسے کیا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (اسے) فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب اسے (میری اونٹنی کو) چھوڑ دو۔ گویا آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: فَمَا يَأْمُرُكُمْ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہیں حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل نے انہیں بلا بھیجا اور ان سے کہا کہ وہ یعنی نبی ﷺ تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پاک دامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔''

مشرک بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرنا

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَائَكَ

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 980.

الْوُفُودُ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.)) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو کہا: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تا کہ جمعہ کے دن اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تو صرف وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس اس طرح کے کئی ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ انہوں نے کہا: میں اسے کیونکر پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق فرمایا تھا وہ جو فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بازار میں فروخت کر دو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور ابھی تک وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔''

مشرکہ ماں سے صلہ رحمی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَ اِنْ

[1] صحيح بخاري، رقم: 5981.

جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ ﴾ (لقمان : 14، 15)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہ اور اس شخص کے راستے پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے، تو میں تمھیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔''

حدیث 27

((وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ أَفَأَصِلُهَا قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ.)) [1]

''اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میری والدہ مشرکہ تھی۔ وہ نبی ﷺ کے قریش کے ساتھ معاہدۂ صلح کے وقت اپنے والد کے ہمراہ مدینہ طیبہ آئی۔ میں نے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی کہ میری

[1] صحیح بخاری، رقم: 5979.

والدہ مجھ سے صلہ رحمی کی امید لے کر آئی ہے، کیا میں اس سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

جذبہ رحمت کا بیان

حدیث 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: تم لوگ بچوں کو بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ نے جذبۂ رحمت نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

قطع تعلقی کی سزا

حدیث 29

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَا فِى الإِسْلَامِ فَاهْتَجَرَا لَكَانَ أَحَدُهُمَا خَارِجًا مِنَ الإِسْلَامِ حَتّٰى يَرْجِعَ، يَعْنِىْ: الظَّالِمَ.)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 5998.

[2] مستدرك حاكم: 21/1، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2383.

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیں تو ان میں سے ایک (یعنی ظلم کرنے والا) اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ قطع تعلق سے باز آ جائے۔''

معاف کرنے کی جزا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (آل عمران : 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو خوشی اور سختی کے موقع پر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَرْفُوْعًا: اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِاللّٰهُ لَكُمْ، وَوَيْلٌ لأَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَوَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو، (بدلے میں) اللہ

---

[1] مسند أحمد: 165/2، 219، الأدب المفرد، رقم: 380، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2383.

تعالیٰ تم کو معاف کرے گا۔ اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو بات سنتے ہوں لیکن اسے سمجھتے نہ ہوں (یعنی ان سنی کر دیتے ہوں) اور اصرار کرنے والوں کے لیے بھی ہلاکت ہے جو جانتے بوجھتے کے باوجود اپنے کیے پر اصرار کرتے ہیں۔''

اہل وعیال پر رحم کرنے کا بیان

حدیث 31

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالْعِيَالِ وَالصِّبْيَانِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل وعیال اور بچوں پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے۔''

دنیا اور آخرت کی خیر و بھلائی اچھے اخلاق سے ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة: 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

حدیث 32

((وَعَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيْدَانِ فِي الْأَعْمَارِ.)) [2]

---

[1] أخلاق النبي لأبي الشيخ، ص: 665، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2442.

[2] مسند أحمد: 159/6، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2383.

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ارشاد فرمایا: جس کو نرمی عطا کی گئی، اُس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا اور صلہ رحمی، حسنِ اخلاق اور پڑوسی سے اچھا سلوک (جیسے امورِ خیر) گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔''

حیوانات کے ساتھ بھی نرمی کا برتاؤ کرو

حدیث 33

((وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْبَدَاوَةِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدُوْ إِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِي: يَاعَائِشَةُ! أُرْفُقِي، فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ.)) [1]

''اور حضرت مقدام بن شریح رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحرائی زندگی کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں پر جایا کرتے تھے، ایک دفعہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرائی زندگی کا ارادہ کیا تو میری طرف صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی، جس پر ابھی تک سواری نہیں کی گئی تھی، بھیجی اور ارشاد فرمایا: عائشہ! نرمی کرنا، کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے، وہ اُس کو مزین کر دیتی

[1] سنن أبوداؤد، رقم: 2478، مسند أحمد: 58/6، 222، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2434.

ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے، وہ اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی میان میں صلہ رحمی کرنے کا رقعہ

حدیث 34

((وَعَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا ضَمَمْتُ إِلَيَّ سِلَاحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَجَدتُّ فِی قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُقْعَةً فِيْهَا؛ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَحْسِنْ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ، وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ.)) [1]

''اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لیے تو رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی میان میں نے ایک رقعہ پایا اُس میں یہ تھا: جو تیرے ساتھ قطع رحمی کرے تو اُس کے ساتھ صلح رحمی کر، جو تیرے ساتھ برا معاملہ کرے تو اُس کے ساتھ اچھا سلوک کر اور حق بات کہہ اگرچہ وہ تیری ذات کے خلاف ہی ہو۔''

صلہ رحمی کا جلدی ثواب

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ شَیْءٌ أُطِيعَ اللّٰهُ فِيْهِ أَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَلَيْسَ شَیْءٌ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ، وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرِ تَدَعُ

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2377.

الدِّيَارَ بَلَاقِعَ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے (جن احکام کی) پیروی کی جاتی ہے اُن میں صلہ رحمی سے جلدی کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا اور ظلم اور قطع رحمی کہ بہ نسبت کوئی (جرم ایسا نہیں کہ) جس کی سزا جلدی دی جاتی ہو اور جھوٹی قسم تو علاقوں کو ویران کر دیتی ہے۔''

نرمی اور آسانی پیدا کرنا صلہ رحمی ہے

حدیث 36

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں، جو آگ پر حرام ہو یا آگ جس پر حرام ہو؟ جو ہر دلعزیز، نرمی کرنے والا اور آسانی کرنے والا ہو۔''

زیادہ دیر قطع رحمی کرنے کی سزا

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِى خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

[1] سنن الكبرى للبيهقى :35/10، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم :2379.
[2] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم :2432.

مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ .))[1]

''اور حضرت ابو خراش سلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے ایک سال تک اپنے بھائی (سے تعلق منقطع رکھا اور اس) کو چھوڑے رکھا، تو یہ سزا کسی مسلمان کا خون بہانے کے مترادف ہے۔''

سلام کے ذریعہ صلہ رحمی کو تر و تازہ رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ۝ ﴾ (النساء : 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب حساب لینے والا ہے۔''

حدیث 38

((وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَامِرِ الأَنْصَارِيِّ مَرْفُوْعًا: بُلُّوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ .)) [2]

''اور حضرت سوید بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی کو تر و تازہ رکھو، اگرچہ سلام کے ذریعہ ہی ہو۔''

رشتہ داری کا خیال صلہ رحمی کے ذریعے

حدیث 39

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: احْفَظُوْا أَنْسَابَكُمْ ، تَصَلُوْا

---

[1] الأدب المفرد، رقم: 404 ، 405، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2384.

[2] الزهد لوكيع: 2/72/2، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 2375.

أَرْحَامَكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا بُعْدَ بِالرَّحِمِ إِذَا قَرُبَتْ ، وَإِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً ، وَلَا قُرْبَ بِهَا إِذَا بَعُدَتْ ، وَإِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً ، وَكُلُّ رَحِمٍ آتِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ صَاحِبِهَا ، تَشْهَدُ لَهُ بِصِلَةٍ إِنْ كَانَ وَصَلَهَا ، وَعَلَيْهِ بِقَطِيْعَةٍ إِنْ كَانَ قَطَعَهَا .))[1]

’’اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اپنے نسبوں کی حفاظت کرو تا کہ تم رشتہ داری کرسکو کیونکہ کوئی بھی رشتہ داری خواہ دور ہی کی ہو صلہ رحمی سے دور کی نہیں رہتی اور کوئی بھی تعلق داری خواہ کتنی قریب کی ہو اگر اسے جوڑا نہ جائے تو وہ دور ہوجاتی ہے اور ہر رحم قیامت کے دن آگے آگے آئے گا اور صلہ رحمی کرنے والے کی صلہ رحمی کی گواہی دے گا اور جس نے قطع رحمی کی ہوگی اس کے خلاف قطع رحمی کی گواہی دے گا۔‘‘

مسلمانوں کے مصائب دور کرنا

حدیث 40

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ ، كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[2]

---

[1] مسند الطيالسی ، رقم : 2757 ، مستدرك الحاكم : 178/4 ، السلسلة الصحيحة ، رقم : 277 .

[2] صحیح بخاری ، رقم : 2442 .

’’اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذا نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ظلم کے حوالے ہی کرے اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں مصروف ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت کو دور کرے گا، نیز جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔‘‘

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.